91533 ـ جب عورت کو اس کا ولی شادی نہ کرنے دے اور اسے علم ہو کہ قاضی بھی اس کے معاملہ عضل کا حکم جاری نہیں کریگا

سوال

میری عمر پچیس برس ہونے کو ہے، اور میری خوبصورتی بھی کوئی اتنی زیادہ نہیں، میرے لیے اب تك كسی بھی ایسے شخص کا رشتہ نہیں آیا جس کے متعلق میں اپنے لیے دین اور اخلاق میں کفؤ ہونے کی امید رکھوں، ایك اٹھائیس برس کے نوجوان کا رشتہ آیا جو دین اور اخلاق کا مالك تھا، جو علمی اور معاشرتی طور پر میرے لیےکفؤ تھا، لیکن میرے گھر والوں نے اس رشتہ سے انکار کر دیا، یہ انکار اس میں کسی عیب کی بنا پر نہیں تھا، بلکہ اس لیے کہ اس کی شہریت کسی اور ملك کی تھی.

میرے گھر والوں نے مجھے شادی کرنے سے روك دیا ہے اور میں اس انسان کو چاہتی ہوں، اس سے مجھے محبت ہوگئی ہے، میرے خیال میں مجھے وہ حفاظت دےگا، اور اس پرفتن دور میں میرے دین کی بھی حفاظت کرےگا.

یہاں میرے ملك میں عضل کے معاملات قبول نہیں کیے جاتے، اور اگر قاضی اسے قبول بھی کر لے تو وہ لڑکی کے حق میں فیصلہ نہیں دیتا، تا کہ مشکلات سے دور رہے، اور یہ چیز قضاء میں کام کرنے والوں کے علم میں ہے.

اس رشتہ کے متعلق صرف میری والدہ اور بہن اور چار میں سے دو بھائیوں کو علم ہے، ان میں سے ایك بھائی نے مجھے مارا پیٹا اور میری اہانت بھی کی کیونکہ میں نے اس سے شادی کرنے کا مطالبہ کیا تھا، وہ مجھے مجبور کرتے ہیں کہ میں لوگوں کے سامنے طبعی اور صحیح حالت میں ہی آیا کروں وگرنہ مجھے دوبارہ مارا پیٹا جائیگا اور تذلیل کی جائیگی.

وہ مجھ سے ایسا مطالبہ کرتے ہیں جس کی مجھ میں استطاعت نہیں، میں بہت پریشانی اورتکلیف و اذیت سے دوچار ہوں، میرے والد فوت ہو چکے ہیں، میرا ایك چچا اور اس کے دو بیٹے ہیں اور وہ بھی میرے گھر والوں جیسی سوچ کے مالك ہیں، بلکہ ان کی سوچ تو اس سے بھی سخت ہے، انہیں بھی اس رشتہ کے متعلق کوئی علم نہیں.

مجھے یقین ہے کہ اگر انہیں بھی اس رشتہ کاعلم ہوا تو وہ بھی مجھے شادی کرنے سے روك دیں گے، میرا ان تك پہنچنا اور انہیں اس معاملہ کے متعلق بتانا بھی انتہائی مشکل ہے، خاص کر خاص کر چچا کے بیٹوں کو، میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق تك نہیں ہے، اور میرے ساتھ بھائیوں کے شدید ظلم اور بائیکاٹ اور ان کی جانب سے حاصل ہونے والی اذیت کی وجہ سے مجھے ان تك پہنچنے کی کیفیت کا بھی علم نہیں.

تو کیا میرے بھائیوں کا مجھے شادی سے روکنا، اور پہلے سے ہی علم ہونا کہ چچا اور اس کے بیٹے بھی مجھے یہ شادی نہیں کرنے دیں گے، اور اگر انہیں علم ہو جائے کہ ان کی ولایت ساقط ہو جائیگی تو ممکن ہے بہت عظیم ضرر اور نقصان ہو جائے اس خدشہ کے ہوتے ہوئے کیا میں کسی نیك و صالح شخص کو ولی اختیار کر سکتی ہوں جو میری شادی کر دے کیونکہ میں عدالت اور قضاء کی طرف رجوع کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی، کیونکہ وہ شرعی فیصلہ نہیں کرتے ؟ اور اگر میں ایسا کروں تو کیا میں اپنی والدہ اور گھر والوں کی نافرمان شمار کی جاؤنگی جنہوں

نے اسی سبب کی بنا پر میری شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے، یہ علم میں رہے کہ میری والدہ کی شہریب بھی وہی ہے جو رشتہ آنے والے نوجوان کی ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں سے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے والی کی اجازت کے بغیر نکاح اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے اور اگر جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا حاکم ولی ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دوم:

جب ولی اپنی ولایت میں موجود عورت کو مناسب اور برابر کے رشتہ آنے پر اس کی شادی نہ کرے جس سے وہ شادی کرنے پر راضی ہو تو اس نے اسے شادی کرنے سے روك دیا، اس طرح اس کی ولایت منتقل ہو کر بعد والے عصبہ مرد کو حاصل ہو جائیگی، اور پھر قاضی کو.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

عضل کا معنی یہ ہے کہ عورت کو اس کے مطالبہ پر مناسب اور کفؤ کے رشتہ سے شادی کرنےسے منع کر دینا، جبکہ دونوں میں سے ہر ایك دوسرے کی رغبت رکھتے ہوں.

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کی ایك شخص سے شادی کر دی تو اس شخص نے میری بہن کو طلاق دے دی، اور جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ اس سے دوبارہ شادی کرنے کے لیے آیا تو میں نے اسے کہا:

میں نے اس سے تیری شادی کی، اور تیرا بستر بنایا اور تیری عزت و احترام کیا تو نے اسے طلاق دے دی اور اب اس کا دوبارہ رشتہ طلب کر رہے ہو! اللہ کی قسم وہ تیرے پاس دوبارہ کبھی نہیں لوٹ سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج بھی نہ تھا اور عورت بھی اس کے پا سواپس جانا چاہتی تھی.

تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرما دی:

" تم انہیں مت روکو "

تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اب میں کرتا ہوں، تو انہوں نے اپنی بہن کی شادی اس سے کر دی " اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

چاہے مہر مثل یا اس سے کم میں شادی کرنے کا مطالبہ کرے، امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی کہنا ہے.

چنانچہ اگر عورت کسی بعینہ کفؤ رشتہ سے شادی کرنے کی رغبت رکھتی ہو اور ولی کسی اور کفؤ والے رشتہ سے اس کی شادی کرنا چاہتا ہو، اور جس شخص سے وہ عورت شادی کرنا چاہتی ہے اس سے شادی نہ کرے تو وہ اس کو شادی سے روکنے والا یعنی عاضل شمار ہوگا.

لیکن اگر وہ عورت کفؤ کے بغیر کسی اور شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے تو ولی اسے اس سے منع کر سکتا ہے، تو اس صورت میں وہ عاضل شمار نہیں ہو گا.

دیکھیں: المغنی (9 / 383).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب ولی عورت کو کسی ایسے شخص سے شادی کرنے سے منع کر دے جو دین اور اخلاق میں اس کا کفؤ ہو تو ولایت اس کے بعد والے عصبہ مرد ولی میں منتقل ہو جائیگی، اور اگر وہ سب اس کی شادی کرنے سے انکار کریں جیسا کہ غالب میں ہے تو یہ ولایت شرعی حاکم میں منتقل ہو جائیگی، اور شرعی حاکم اس عورت کی شادی کریگا.

اور اگر اس تك معاملہ اور مقدمہ پہنچتا ہے اور اسے علم ہو جائے کہ اس کے اولیاء نے شادی کرنے سے منع کر دیا

ہے تو اس پر اس کی شادی کرنا واجب ہے، کیونکہ جب خاص ولایت حاصل نہ ہو تو حاکم کو عام ولایت حاصل ہے.

فقہاء رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ولی آنے والے رشتہ کو بار بار رد کر دے اور وہ رشتہ کفؤ بھی ہو تو اس طرح وہ فاسق بن جائیگا، اور اس کی عدالت اور ولایت ساقط ہو جائیگی، بلکہ امام احمد کے مسلك میں مشہور یہ ہے کہ اس کی امامت بھی ساقط ہو جائیگی، اس لیے وہ مسلمانوں کو نماز بھی نہیں پڑھا سکتا، اور یہ معاملہ بہت خطرناك ہے.

جیسا کہ ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں کہ بعض لوگ اپنی ولایت میں موجود عورت کا مناسب اور کفؤ رشتہ آنے پر رد کر دیتے ہیں، لیکن لڑکی قاضی کے پاس آ کر شادی کا مطالبہ کرنے سے شرماتی رہتی ہے، یہ فی الواقع اور حقیقت ہے، لیکن اس لڑکی کو مصلحت اور خرابی میں موازنہ کرنا چاہیے کہ کس چیز میں زیادہ خرابی پائی جاتی ہے:

کہ وہ اس طرح شادی کے بغیر رہے اور اس کا ولی اس پر کنٹرول کرے اور اپنی مرضی اور خواہش و مزاج کے مطابق حکم چلائے اگر وہ بڑی ہو جائے اور نکاح کرنا چاہے تو اس کی شادی کر دے یا پھر وہ قاضی کے پاس جا کر شادی کا مطالبہ کرے حالانکہ یہ اس کا شرعی حق بھی ہے ؟

بلاشك دوسرا بدل پہلے سے بہتر ہے، وہ یہ کہ لڑکی قاضی کے پاس جا کر شادی کا مطالبہ کرے کیونکہ یہ اس کا حق ہے؛ اور اس لیے بھی کہ ا سکا قاضی کے پاس جانا اور قاضی کا اس کی شادی کر دینے میں دوسرے کی بھی خیر اور بھلائی اور مصلحت پائی جاتی ہے.

کیونکہ اس کے علاوہ ہو سکتا ہے دوسری عورت بھی اسی طرح قاضی کے پاس آ جائے جیسے وہ آئی ہے، اور اس لیے بھی اس کا قاضی کے پاس آنے میں اس طرح کے لوگوں کے لیے ڈر اور روکنے کا بھی باعث ہے جو اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر ظلم کرتے ہوئے ان کی مناسب رشتہ آنے پر شادی نہیں کرتے یعنی اس میں تین مصلحتیں پائی جاتی ہے:

پہلی مصلحت:

اس عورت کے لیے ہے جو یہ مقدمہ قاضی کے پاس لے جائے تا کہ وہ شادی کے بغیر نہ رہے.

اور دوسری مصلحت:اس کے علاوہ دوسری عورت کے لیے دروازہ کھلے گا جو اسی انتظار میں ہے کہ کوئی مقدمہ پیش کرے اور ہم بھی جائیں.

اور تیسری مصلحت: ان اولیاء کو روکا جاسکےگا جو اپنی بیٹیوں یا اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر اپنی مرضی

ٹھونستے ہیں اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں.

اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کی بھی مصلحت پائی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت زیادہ فتنہ و فساد ہو گا "

اور اسی طرح اس میں خاص مصلحت پائی جاتی ہے وہ یہ کہ اس طرح ان لوگوں کی ضرورت پوری ہوگی جو دین اور اخلاق میں کفؤ عورتوں سے رشتہ کرنا چاہتے ہیں " انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (3 / 148).

سوم:

آپ کےسوال سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے بھائیوں نے آپ کو دوسرے کفؤ رشتہ سے نہیں روکا، اس لیے آپ اس معاملہ میں جلدی مت کریں، ہو سکتا ہے اللہ تعالی آپ کے لیے کوئی ایسا رشتہ بھیج دے جس کے دین اور اخلاق سے آپ راضی ہوں اور آپ کے بھائیوں کو بھی اس سے اللہ خوش کر دے.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس رشتہ سے انکار میں آپ کے بھائی معذور ہوں، کیونکہ وہ آپ کے ملك کی شہریت نہیں رکھتا، اور یہ چیز واقع سے ثابت ہے کہ اس طرح کی شادیوں میں بہت ساری مشکلات پیدا ہوتی ہیں.

جب وہ کفؤ اور مناسب رشتہ آنے کے باوجود بار بار آپ کی شادی کرنے سے انکار کریں، تو آپ کو عدالت جانے کا حق حاصل ہے، اور اگر قاضی بزدل ہو اور آپ کے اولیاء کے خوف سے آپ کی شادی نہ کرے تو آپ کے سامنے یہی حل رہ جائیگا کہ آپ اسلامك سینٹر یا امام مسجد کو اپنا ولی بنا کر اسے کہیں کہ وہ آپ کی شادی کرے، کیونہ یہ ضرورت ہے.

یہی بہتر ہے کہ آپ کسی نیك و صالح قسم کےامام مسلمان کو عقد نکاح میں اپنا ولی مقرر کریں.

اس طرح کی حالت میں یہی حکم ہے.

لیکن ہم یہاں آپ کو یہی مشورہ دیں گے کہ آپ اپنے خاندان اور گھر والوں کی رضامندی سے ہی شادی کریں، کیونکہ ۔ غالب میں ۔ جو کوئی بھی اپنے گھر والوں کی رضامندی کے بغیر یہ کام کرتا ہے تو وہ ہمیشہ کے لیے اپنے گھر اور خاندان والوں کا خسارہ برداشت کرتا ہے، اس بنا پر اسے اختیار کرنے سے قبل آپ موازنہ کریں کہ:

آیا اس طریقہ سے آپ کا شادی کر کے اپنے گھر والوں کا خسارہ برداشت کرنا بہتر ہے، یا کہ آپ صبر اور انتظار کریں ہو سکتا ہے آپ کے گھر والوں کے پاس کوئی ایسا رشتہ آ جائے جسے آپ بھی پسند کریں اور وہ بھی پسند کرتے ہوں.

ان دونوں میں مقارنہ اور موازنہ حالات کے اعتبار سے مختلف بھی ہو سکتا ہے کہ جیسی حالت ہو ویسا ہی موازنہ، بعض اوقات پہلا اختیار اس کے لیے بہتر ہوتا ہے جس کی عمر زیادہ ہوچکی ہو، اور شادی کی فرصت اور مواقع نہ رہے ہوں، اور دوسرا اختیار ایسی عورت کے ہاں مقبول ہوتا ہے جو ابھی کم عمر ہو اور امید رکھتی ہو کہ ایك یا دو برس انتظار کرنے سے اللہ اس کے لیے نیك و صالح خاوند مہیا کر دےگا، اور اس کی شکایت ختم ہو جائیگی.

آخر میں ہم یہ کہیں گے کہ سارا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس لیے آپ کو اللہ عزوجل سے رجوع کرنا اور اس سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ آپ کے گھر والوں کو ہدایت نصیب فرمائے، اور آپ کو نیك و صالح خاوند اور اولاد نصیب کرے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ کو آسان فرمائے اور آپ کی پریشانی اور غم دور کرے.

واللہ اعلم .